

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میرزا

میرزا



عبدجبار علی شریف علی میرزا

مابراہن کتب مالکان مطبع محمدی گنپاؤڈر روڈ جگاون پٹی

دکان نمبر ۳۷۷ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بسنے

کہ بگذشت از قصر نیلی رواق
کہ گذرے محل نیلی چھب سے (یعنی آسمان)

سوارِ جہاں گمراہاں براق
سوار جہاں کے بسے دان گھٹے بران کو

خطابِ نفس

خطابِ نفس سے

مزاج تو از حال طفلی نگشت
مگر مزاج نرا رنگ لڑکپن سے نہ بھرا
دمی بامصالح نہ پر دستی
ایک دم اپنی بہتروں میں : مشول ہوا تو
مباش امین از بازی روزگار
بے خون : رہ گذرت زمانہ سے

چہل سال عمر عزیزت گذشت
چالیس برس عمر عزیز بنی کے گذر گئے
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی
ہمیشہ خواہش نفس سے موافقت کی تونے
مکن تکیہ بر عمر ناپائدار
بہر دس نہ کر عمر ناپائدار پر

در مدح کرم

بچ تعریف کرم کے

بشد نامدار جہان کرم
وہ ہوا مشہور جہان کرم کا
کرم کا مرگاہ امانت کند
کرم مقصد در پناہ کا بچھو کرے

ولاہر کہ بہناد خوان کرم
اسے دل حسن نے بچھایا خوان کرم کا
کرم نامدار جہانت کند
کرم نامدار جہان کا تجھ کو کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

کہ ہوں میں قیدی کمند خواہش نفس کا
توئی عاصیاں اخطا بخش و بس

تو ہی ہے گنہگاروں کے گناہ بخشنے والا اور بس

خطا در گزار و صوابم نما

گناہ معاف کر اور سیدھی راہ بگو دکھلا

کر گیا پر بخشائے بر حال ما

اے کریم بخشش کر ہمارے حال پر
نہا کریم غمیرا ز تو فریاد رس

نہیں رکھتے ہم سوائے تیرے کوئی فریاد کا پہنچنے والا

نگھدار مارا ز راہ خطا

بچا ہم کو شیطانی راہ سے

دُرِّ شَمَائِیْ پُغْمِیْرٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پنج تفسیریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے

شامی محمد بود و پذیر

تقریب کرنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہودے دلیند

کہ عرش مجیدش بود متکا

کہ عرش بزرگ اُن کا ہے نیکی گاہ

زباں تا بود در وہاں جاگیر

زبان جب تک رہے منہ میں قائم

جیب خدا اشرف انبیاء

محبوب خدا کے اور بزرگ ترین بیوں کے

<p>سختاوت ہمہ درد ہارادواست اور سختاوت سب دردوں کی دوا ہے کہ گوے ہی از سختاوت بری اس واسطے کہ سختاوت میں سب طرح کی بہتری ہو</p>	<p>سختاوت مس عیب کھیاست سختاوت سب عیبوں کی کھیا ہے مشو تا تو اں از سختاوت بری جہاں تک ممکن ہو سختاوت کو نہ چھوڑ</p>
---	---

درند مت بخیل

پنج بڑی بخیل کے

<p>وراقبال باشد غلام بخیل اور اقبال بھی بخیل کا غلام ہو وگر تلبش ربع مسکوں بود اور اگر تمام دنیا بھی اس کی تابعدار ہو وگر روزگار شش کند پارکی اگرچہ ایک زمانہ اس کی نوکری کرے مہر نام مال و منان بخیل اور کبھی بخیل کے مال و متاع کا نام نہ لے بہشتی نباشد بحکم خسر بہشتی نہ ہوگا موافق حکم حدیث کے</p>	<p>اگر چرخ گردو بکام بخیل اگر آسمان حسب مراد بخیل کے گردش کرے وگر درفش گنج تاروں بود اور اگر ایسے قبضے میں خزانہ قارون کا بھی ہو نیز ز بخیل آنکہ ناش بری پھر بھی بخیل اس لائق نہیں کہ تو اس کا نام مکن التقا تے بکمال بخیل ہرگز خیال نہ کر بخیل کے مال پر بخیل اور بود ز اہل بخر و پر بخیل اگرچہ دریا اور جنگل میں عبادت کرتا ہو</p>
---	--

وزیں گرم تر، بیچ بازار نسبت

اور بازار کرم سے بارونق کوئی بازار نہیں

کرم حاصل زندگانی بود

اور کرم حاصل زندگانی کا ہوتا ہے

جہاں راز بخشش پر آوازہ دار

اور جہاں میں بخشش سے مشہور رہ

کہ ہست آفرینندہ جاں کریم

کہ پیدا کرنیوالا جہاں کا کریم ہے

ورای کرم در جہاں کار نیست

سوائے کرم کے جہاں میں کوئی کام نہیں

کرم مایہ شادمانی بود

کرم سبب خوشی کا ہوتا ہے

دل عالمے از کرم تازہ وار

دل ایک عالم کا کرم سے خوش رکھ

ہمہ وقت شود در کرم مستقیم

ہر وقت رہ کرم پر قائم

در صفت سخاوت

بیچ تقریب سخاوت کے

کہ مرد از سخاوت شود بختیار

اس واسطے کہ آدمی سخاوت سے صاحبِ اقبال ہو جائیگا

در اقلیم لطف و سخا میرباش

دولت مہربانی اور سخاوت میں حاکم رہ

سخاوت بود پیشہ مقبلان

اور سخاوت طریقہ مقبولوں کا ہے

سخاوت کند نیکبخت اختیار

سخاوت کرتا ہے نیکبخت اختیار

بلطف و سخاوت جہاںگیر باش

مہربانی اور سخاوت سے جہاں پر قبضہ کرنیوالا ہو

سخاوت بود کار صاحبِ لال

سخاوت کام صاحبِ دلوں کا ہے

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

میسے کہ موسے دالی سناح وہیں پر سر ٹھکانی ہو

کند در بہشت بریں جای تو

۷۰۔ کس میں جگہ لے جائے گی

سرافرازی و جاہ رازینت است

اور سر ہندی اور مرنبے کی لیت ہو

تواضع از ویافتن خوشتر است

اُس سے عاجزی کا ظہور بہت خوشتر ہو

ز جاہ و بلاش تمتع بود

وہ اپنے عا د و حلال سے ہمیتہ بہرہ مند ہے

گرامی شوی پیش دلہا چو جاں

اور لوگ تجھ کو مثل ہی جان کے سر پر سمجھیں گے

کہ گردن ازاں برکشی ہچو تیغ

کہ اس کے سببے مانند تلوار کے جگہ سر ہدی مانگے

گد اگر تواضع کند خوی او مست

اور مخاحول کی تو عادت ہی عاجزی کرنا ہی

شمند گزین

ہی پسند کرنا ہے

مست افزای تو

رو کو ٹھکانے گی

بد در جنت است

۷۱۔ بہشت کی کجی ہے

نکشی در سرست

سر میں عذر اور سخت ہو

تواضع بود

کرنے کی عادت سوجانے

ت کند در جہاں

۷۲۔ کجی جگہ جہان میں

حسلائیق در یغ

۷۳۔ کا حلق سے در یغ کر

افرازاں نکوست

۷۴۔ سے بہت خوب ہونی ہو

بخواری چو مفلس خورد گو شمال

گر ماند مفلسوں کے ہمیتہ ذلیل رتہ گا

بخملاں غم سیم و زرمی خوردند

اور بخیل لوگ ہمیشہ اپنے مال کا غم ہی کھایا کرتے ہیں

بخیل ارچہ باشد تو نگر مال

بخیل اگرچہ بسبب مال کے صاحب فون ہو

سخیان ز اموال برمیخوردند

سخادت والے اپنے مال سے فائدہ اٹھاتے ہیں

در صفت تواضع

بچ ترقب عجز و انحراف کے

شود خلق دنیا ترا دوستدار

تو تمام عالم بچھ کو دوست رکھے گا

کہ از ہر پیر تو بود ماہ را

جس طرح سے کہ چاند سورج سے روشنی پاتا ہے

کہ عالی بود پایہ دوستے

اس واسطے کہ مرتبہ دوستی کا بہت بلند ہے

تواضع بود سرد اوراں اطرا از

اور سرداروں کا گویا عاجزی منہ ہے

نہ زبید مردم بجز مردمی

نہیں زیبا ہے آدمی سے سوائے مدت کے

دلاگر تواضع کنی اختیار

اے دل اگر تو عاجزی اختیار کر بچگا

تواضع زیادت کند جاہ را

عاجزی آدمی کے مرتبہ کو زیادہ کرتی ہے

تواضع بود مایہ دوستے

عاجزی بسبب دوستی کا ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز

عاجزی آدمی کو سربلند رکھتی ہے

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی

جو آدمی بڑھی عاجزی اختیار کرتا ہے

در فضیلت علم

بیان فضیلت علم کا

نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
 نہ دولت اور مال و متاع دنیا سے
 کہ بے علم نتوال خدا را شناخت
 اس واسطے کہ معرفت خدا کی بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتی
 کہ گرم ست پیوستہ بازار علم
 کہ بازار علم کا ہمیشہ بارونق رہتا ہے
 طلب کردن علم کو اختیار
 وہی طلب کرنا علم کا اختیار کرنا ہے
 دیگر واجب است از پیش قطع ارض
 اگر دن میں حال نہ ہو تو واجب ہے کہ واسطہ تحصیل کو سفر کرے
 کہ علمت رسانند بدار القرار
 کہ علم تجھ کو بہشت میں پہنچائے
 کہ بے علم بودن بود غافلے
 اس سبب سے کہ بے علم رہنا بڑی غفلت ہے

بنی آدم از علم یابد کمال
 آدمی کا کمال علم سے ہے
 چون شمع از پنی علم باید گداخت
 ادنی کو پہلے سے کہ واسطہ تحصیل علم کو آپ کو شل شمع کے گھلائے
 خردمند باشد طلبگار علم
 عقلمند علم کا طالب رہتا ہے
 کسے را کہ شد در ازل بختیار
 جو شخص کہ روز ازل میں صاحب نصیب ہوا
 طلب کردن علم شد بر تو فرض
 طلب کرنا علم کا تجھ پر فرض ہے
 برو دامن علم گیر استوار
 با اور دامن علم کا مضبوط پکڑ
 میا موز جز علم گر عاقلے
 اگر تجھ کو عقل ہے تو سوا علم کے اور کچھ نہ دیکھ

در مذمت تکبر

پنج بڑائی غرور کے

کہ روزی ز دستش در آئی بسر
 اس سبب کہ ایک دن تو غرور کے ہاتھ سے بہت ذلیل ہوگا
 غریب آید ایں معنی از ہوشمند
 بڑا تعجب ہے اگر صاحب عقل سے غرور ظاہر ہو
 تکبر تیرا یاد ز صاحب دلاں
 صاحب دل ہرگز غرور نہیں کرتے
 بزدان لعنت گرفتار کرد
 اور غرور کے سبب وہ مقید لعنت ہو گیا
 سرش پر غرور از تصور بود
 اسکا سر کبھی خیالات غرور سے خالی نہ ہوگا
 تکبر بود اصل بدگوہری
 اور غرور جڑ ہے بدبختی کی
 خطامی کنی و خطامی کنی
 بڑا کرتا ہے اور بڑا کرتا ہے

تکبر مکن زینہارے پسر
 غرور نہ کر ہرگز اسے لڑکے
 تکبر ز دانا بود ناپسند
 غرور عقلمند سے نہایت ناپسند ہے
 تکبر بود عادت جاہلاں
 غرور جاہلوں کی عادت ہے
 تکبر عز از ذیل را خوار کرد
 شیطان کو غرور ہی نے خوار کیا
 کسے را کہ خصلت تکبر بود
 جس شخص کی عادت غرور کرنیکی ہوتی ہو
 تکبر بود مایہ مدبرے
 غرور سبب بدبختی کا ہوتا ہے
 چودانی تکبر چرامی کنی
 اگر تو جانتا ہے تو پھر غرور کیوں کرتا ہو

کہ جاہل نیکو عاقبت کم بود
 اس واسطے کہ جاہل نیک انجام کم ہوتا ہے
 کہ جاہل بخواری گرفتار یہ
 اور جاہل ہمیشہ خواری میں گرفتار رہے تو بہتر ہے
 کز و ننگ دنیا و عجبے بود
 کہ اس کی دنیا اور عاقبت دونوں خراب ہے

سرا انجام جاہل جہنم بود
 مال کار جاہلوں کا دوزخ ہوتا ہے
 سر جاہلاں بر سر دار بہ
 جاہلوں کا سر سولی پر جو تو بہتر ہے
 ز جاہل خضر کردن اولی بود
 جاہل سے پہنیز اور کنارہ کرنا بہتر ہے

در صفت عدل

پنج تعریف انصاف کے

چرا بر نیاری سرا انجام داد
 بہر سامان انصاف کے کیوں نہیں جمع کرتا
 چرا عدل ادا نذاری قومی
 سر انصاف پر کیوں نہیں مستند رہتا تو
 اگر معدلت دستیار می کند
 اگر انصاف اس کا مددگار رہے
 کنوں نام نیکست زویادگار
 اس تک اس کا نام نیک باقی ہے

چو ایزد ترا این ہمہ کام داد
 سب کہ اللہ نے تجھ کو سب مقصد بخشے ہیں
 چو عدل ست پیرایہ خسروی
 اور جبکہ انصاف باعث رونق مملکت ہو
 ترا مملکت پائنداری کند
 نیزی بادشاہت ہمیشہ قائم رہے
 چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
 چونکہ نوشیرواں نے عدل اختیار کیا

<p>ترا علم در دین و دنیا تمام تجھ کو علم دین و دنیا میں کفایت کریگا</p>	<p>کہ کار تو از علم گیر نظام اور سب کام تیری علم کی بدولت درست ہو جائینگے</p>
---	---

در مستناع از صحبت جاہلان

پنج منہ کر نیچے جاہلوں کی صحبت میں بیٹھنے کو

<p>دلا گر خرد مندی و ہوشیار اسے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار ہو</p> <p>ز جاہل گر بیزندہ چوں تیر باش ز جاہلوں سے تیر کی طرح بھاگتا رہ</p> <p>ترا اژدہا گر بود یا رعنا ر تیرا اگر بڑا شاپ گہرا یاد ہو</p> <p>اگر خصم جان تو عاقل بود اگر جانی دشمن تیرا عقلمند ہو</p> <p>چو جاہل کسی در جہاں خواہیست جاہل کی طرح کوئی دنیا میں ذلیل نہیں</p> <p>ز جاہل نیاید جز افعال بد جاہل سے سوا فعل بد کے کوئی کام اچھا نہیں ہوگا</p>	<p>مکن صحبت جاہلان اختیار تو ہرگز صحبت جاہلوں کی اختیار نہ کر</p> <p>نیامیخت چوں شکر شیر باش مانند شیر و شکر کے جاہل سے نہ ملارہ</p> <p>ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار تو اس سے بہتر ہو کہ جاہل تیرا دوست ہو</p> <p>بہ از دوستداری کہ جاہل بود بہتر ہے اس دوست سے جو جاہل ہو</p> <p>کہ نادان ترا ز جاہلی کار نیست اسوا سوا کہ جاہل سے زیادہ تر کوئی نادان نہیں ہو</p> <p>وز دانش خود کس جز اقوال بد اور اس سے کوئی شخص ہوا بری بات کے نہ منے گا</p>
---	---

کہ خورشیدِ ملکیت نیاید تو ال

کہ تیری سلطنت میں کسی . دل نہ آئے گا

بر آورد از اہل عالم فغاں

نام جہاں اس کے حق میں بد دعا کرے گا

زند سوز او شعلہ در آب و گل

یو اس کی آہ عام عالم کو برباد کر دیتی ہے

بیندیشِ آتش ز تنگی گور

اور تنگی ہر سے ڈر کہ آخر کو ایک روز مرنا ہو

زد و دل خلق غافل مباش

اور مفلوہوں کی آہ سے غافل نہ ہو

کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدا سے یہ

نہیں نوبت اب نہ رسد اس گرفتار ہو جائے گا

کہ ظالم بد و زخ رو دے سخن

اس واسطے کہ ظالم دونوں میں بے پوچھے ڈال دیا جائے گا

ت ظلم در پیج حال

س ظلم کرنے کی اجازت نہ دے

نش ظلم زد و در جہاں

نہ ظلم کی آگ جہاں میں لگائی

گر آہی بر آورد دل

ہ جب دل سے آہ کرنا ہے

عیفان بچارہ زور

ہوں پر کبھی زور و ظلم نہ کر

سلم مائل مباش

ستارے کا کبھی خیال نہ کر

دم آزاری ای تندرائی

دم آزاری اور سخت گبری نہ کر

عیفان مسکین مکن

غریبوں مسکین میں نہ کر

در صفت قناعت

پنج تعریف قناعت کے

<p>کہ از عدل حاصل شود کام ملک اور عدل کے سبب سے سب امور ملک کے منتظم ہوجائیں دل اہل انصاف را شاد و دار اور دل فریادوں کا خوش رکھ کہ بالا تراز معدلت کا زینیت اور انصاف کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں کہ نامت شہنشاہ عادل بود کہ نام تیز بادشاہ عادل مشہور ہوجائے گا در ظلم بند می بر اہل جہاں دردازہ ظلم کا دینا پر بند کر مراد دل داد خواہاں بر آ رہ فریادوں کے دل کی مراد پوری کر</p>	<p>ز تاثیر عدلت آرام ملک عدل کی تاثیر سے ملک آرام پاتا ہے جہاں را بانصاف آباد و دار جہاں کو انصاف سے آباد رکھ جہاں را بہ از عدل معمار نسیت جہاں کا آباد کرنے والا عدل کو بہتر کوئی نہیں ترازیں بہ آخر چہ حاصل بود تنگہ اس سے بہتر اور کیا حاصل ہوگا اگر خواہی از نیکی ختی نشان اگر تو نیکیت بنا چاہتا ہے رعایت در بیخ از رعیت مدار اپنی رعیت سے سلوک میں کمی نہ کر</p>
<p>در مذمت ظلم بچ بڑا ہی ظلم ہے</p>	
<p>چوبستان خرم ز باد خزاں جیسے ہرا باغ خزاں کی ہوا سے</p>	<p>خرابی ز بیداد بسند جہاں ظلم سے جہاں ایسا خراب ہوجاتا ہے</p>

شدہ مست و لا عقل از جام حرص

اور ہو گیا ہر مست و مدہوش شراب حرص سے

کہ ہم نرغ گو ہر نیا شد رسفالی

اس واسطے کہ قیمت موتی اور ٹھیکری کی برابر نہیں ہوتی

و ہر خس من زندگی گانی بباد

اس نے گویا اپنی تمام زندگی برباد کی

ہمہ نعمت ریح مسکوں تراست

اور سب نعمت تمام دنیا کی تجھ کو حاصل ہیں

چو بیچارگان بادل دردناک

مانند بیچاروں کے ساتھ دل دردناک کے

چرامی کشتی بار محنت چو خس

کیوں گدھوں کی طرح بوجھ محنت کا اٹھانا ہو

کہ خواہد شدن ناگہان پائمال

کہ یہ مال ناگہان تلف ہو جائے گا

کہ ہستی ز ذوقش ندیم ندیم

کہ اس کے ذوق سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے

ام حرص

لے جا لیں

سلی مال

مال میں

عین افتاد

میں پڑا

ل تر است

ساخزا تیر کی پائش

نثار خاک

ل جائے گا

اسے زر

نا مال میں

بہر مال

کے لئے

بس درم

مفتون ہوا ہو

زطاعت نہ چھپد خردمند سر
 بر عمل بدہ مدت سے سر نہیں پھرتا
 بآب عبادت و نشوونما دار
 عبادت کے پانی سے ہمیشہ دشوکیا کر
 نماز از سر صدق بر پائدار
 اور کمال صدق سے نماز ادا کیا کر
 زطاعت بود روشنائی جان
 عبادت ہی کے سبب آدمی کا دل روشنی پاتا ہے

پرستندہ آفرینندہ باش
 بندگی کرنے والا خدا کا رہ
 اگر حق پرستی کنی اختیار
 اگر تو عبادت اختیار کرے گا
 سر از جیب پرہیزگاری بر آ رہ
 سر اپنا گریبان پرہیزگاری سے نکال
 ز تقویٰ چراغ رواں بر فروز
 چاہئے کہ پرہیزگاری سے اپنے دل کو روشن کر

کہ بالامی طاعت نیابند ہنر
 اس واسطے کہ عبادت سے زیادہ کوئی ہنر نہیں ہے
 کہ فردا ز آتش شومی دستگار
 تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے بچے تو
 کہ حاصل کئی دولت پائدار
 تاکہ دولت پائدار تجھ کو نصیب ہو
 کہ روشن ز خورشید باشد جهان
 جیسے آفتاب کی روشنی سے تمام عالم روشن ہوتا ہے
 در ایوان طاعت نشیندہ باش
 اور محل عبادت میں ہمیشہ بیٹھا رہ
 در اقلیم دولت شومی شہر یار
 تو دلاب دولت کا بادشاہ ہو جائیگا
 کہ بہت بود بامی پرہیزگار
 اس واسطے کہ بہت پرہیزگاروں ہی کی جگہ ہے
 کہ چوں نیکبختاں شومی نیکروز
 تاکہ نیک بختوں کے مانند تو بھی صاحب نصیب بن جا

<p>کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ کہ ہمیشہ پریشان حال اور حیران رہا کرتا ہے کہ یاد ت نیاید ز روز شمار کہ تجھ کو کبھی روز قیامت یاد بھی نہیں آتا کہ از بہر دنیا دہدیں بباد جو دنیا کی واسطے اپنے دین کو بباد کرے</p>	<p>چنان عاشق روی زرگشتہ ایسا مال پر عاشق ہوا ہے تو چنان گشتہ صید بہر شکار تو ایسا مال کے شکار کرنے میں خود شکار ہو گیا ہے مبادا دل آں فرومایہ شاد ایسے نالائق کا دل کبھی خوش نہ ہو</p>
---	--

در صفت طاعت و عبادت

پنج تقریب بندگی خدا کے

<p>بود میل خاطر بطاعت مدام اس کو بندگی کی طرف خواہش خاطر ہمیشہ رہتی ہو کہ دولت بطاعت توں یافتن اس واسطے کہ عبادت کو سب سے بڑی دولت حاصل ہو سکتی ہو دل از نور طاعت منور شود دل عبادت ہی کے نور سے روشن ہوتا ہے کشاید در دولت جاوداں جو تجھ کو دولت بے زوال حاصل ہوگی</p>	<p>کسے را کہ اقبال باشد غلام جو شخص کہ صاحب اقبال ہے تشاہد سر از بندگی تا فتن آدمی کو لائق نہیں خدا کی بندگی سے سر پھیرنا سعادت ز طاعت میسر شود جتنی نیکیاں ہیں سب بندگی ہی سے حاصل ہوتی ہیں اگر بندی از بہر طاعت میاں اگر تو عبادت الہی میں مستعد رہے گا</p>
---	---

بود اسفل الت افلیس منزلت
 تو بے شبہ دوزخ تباہ گھر ہوگا
 بسیلاب فعل بد و ناصواب
 موج فل بد اور گتہ ت
 نباشی زگلزار فردوس دور
 تو گلزار بہشت تیرے نصیب ہوگا

اگر برتا بد ز عصیاں دست
 اگر تو گناہ کرنے سے باز نہ آئے گا
 ممکن خستہ زندگانی خراب
 اپنی زندگی کے گھر کو دیران نہ کر
 اگر دور باشی ز فسق و فجور
 اگر تو بدکاری اور گناہ سے دور رہیگا

در بیان شراب

بیچ بیان شراب عشق کے

کہ مستی کند این دل التماس
 کہ جو صاحب دل ہو وہ اس کے پیئے ہوست ہوگا
 بود روح پرور چو لعل نگار
 جان کو ایسا پالتی ہو بیت لب مشوفی کے
 خوشالذت درد صاحب عشق
 اور کہا لذت ہو درد صاحب عشق کی
 کہ یا بد ز بولیش دل از غم نجات
 کہ جس کی خوشبو سے دل کا غم دفع ہو جاتا ہے

بدہ سا قیاب آتش لباس
 لے لے ساتی وہ پانی کہ آگ کی صورت ہے یعنی شراب
 مے لعل درسا نر ز رنگار
 شراب مٹرخ رنگ سنبہ سے پیاسے میں
 خوشا آتش شوق ارباب عشق
 کیا خوب آگ ہے شوق صاحب عشق کی
 بیمار آں شراب چو آب حیات
 لا وہ شراب کہ مثل آب حیات کے ہے

نترس نہ آسید روز شمار
اسکو ہوں قیامت سے کچھ ڈر نہیں

کسی را کہ از شرع باشد شعار
جو شخص کہ ہمیشہ موافق شرع کے عمل کرتا ہے

در مذمت شیطان

پچ برائی شیطان کے

شب در روز در بند عصیاں بود
وہ شخص رات دن گناہوں میں مبتلا رہتا ہے
کجا باز گرد و براہ خدا
وہ راہ خدا پر کیونکر آسکتا ہے
کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے تو محفوظ رہے

کہ از آب باشد شکر را گداز
اسو اسطو کہ جیسو شکر پانی میں گھل جاتی ہے اسی طرح گناہ آدمی کو نراکتے ہیں
کہ پنہاں شود نور مہراز سحاب
اسو اسطو کہ جیسے آفتاب کی روشنی بادل کو چھپ جاتی ہے
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
ورنہ کیا کب تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا

دلاہر کہ محکوم شیطان بود
اے دل جس شخص پر شیطان غالب ہوا
کسے را کہ شیطان بود پیشوا
جس شخص کا شیطان رہنما ہوا
دلا عزم عصیاں مکن زینہار
اے دل قصد گناہ کا ہرگز نہ کر
جو شخص عقلمند ہے وہ ہمیشہ گناہوں سے الگ رہتا ہے

کنہ نیکبخت از گنہ اجتناب
جو نیکبخت ہے وہ ہمیشہ گناہ سے پرہیز کرتا ہے
مکن نفس اتارہ را پیروی
ہرگز نفس اتارہ کی تابعداری نہ کر یعنی بدکار نہ ہو

۱۳ ایسا ہی اس کے دل سے آواز عزت نزل ہو جاتا ہے

منہ پامی بیروں زکوی و فنا
 وفا کی نگلی سے پاؤں باہر نہ رکھ
 جدائی بڑا سیاب کردن خطاست
 دوستوں سے بیوفائی بڑی خصا ہے
 بود بیوفائی سرشت زتاں
 یونانی عورنوں کی عادت ہے

کہ از دوستتار با می میرد و چہ تا
 کہ دوستوں کو رسم نہیں ہے کہ با کرین
 بریدن ز پیراں ہنلا شتے قیامت
 اور پیاروں کو قطع محبت کر دغا ہے غلام ہوا
 میا موز کر وارہ ز شستہ زتاں
 جگہ لازم نہیں ہے کہ خلعت با عورتی بچھے

در فضیلت شکر

بق نصیت شکر

کے را کہ باشد دل حق شناس
 جس جس کا دل کہ حق شناس ہو
 نفس بہر بے شکر خدا پر بسیار
 سوائے شکر خدا کے کوئی کام نہ کر
 ترا مال و نعمت فراہم فرما شکر
 شکر سے بڑی نعمت اور زادہ ہوگی
 اگر شکر حق تا بروی شکر
 اور سچ تو یہ ہے کہ اگر خدا کا شکر تو قیامت تک ہے۔

نشاید کہ بن و زبان سپاس
 لازم نہیں ہے کہ شکر زبان نون کرے
 کہ و جمہیب بود شکر پروردگار
 اور جمہیب بود شکر پروردگار
 زائج اور در آید رہ شکر
 اور زائج اور در آید رہ شکر
 گوارمی تیا شکر کے از ہزار
 گوارمی تیا شکر کے از ہزار
 ہر کی رہتیں سے کہ حد ہے نام ہو

<p>خوش آنکس کہ در بند سودا دوست اور کیا خوب ہو وہ شخص کہ جو اسکے عشق میں قید ہے خوش آن دل کہ شد منزلش کوی دوست اور خوش وہ دل کہ گئی دوست کی اس کا گھر ہوا شراب مسفا چور وے نگار اور شراب صاف مانند منہ معشوق کے ہو وہ سدا خوشا ذوق مستی ز اہل دلاں اور کیا خوب ذوق مستی کا صاحب دلاں سے</p>	<p>خوش آن دل کہ در دمنائی دوست کیا خوب ہو وہ دل کہ جو آرزو دوست کی رکھتا ہے خوش آن دل کہ شیدا است بر و دوست ہاش وہ دل کہ عاشق ہے دوست کے منہ پر شراب پوعل رواں بخش یار شراب مثل لب جاں بخش یار کے ہو خوشامی پرستی ز صاحب دلاں خوب ہو شراب خواری صاحب دلاں سے</p>
--	---

وصفت وفا

بچ تعریف دفاے

<p>کہ بے سکہ رنج نباشد روم اس واسطے کہ اگر روپے سکہ بادشاہی نہ ہو تو کوئی نہ ہے شوی دوستت اندر دل دشمنان تو تین بھی تیرے دوست ہو جائینگے کہ در روی چائنا تباشی نخل تاکہ معشوق کے آگے تو شرمندہ نہ ہو</p>	<p>دلا در وفا باش ثابت قدم اسے دل ہمیشہ وفا میں مضبوط رہ ز راہ وفا گر نہ پیچی عنان اگر تو راہ وفا سے نہ پھرے سما مگر دلاں ز کوی وفاری دل وفا کی گلی سے اپنا منہ نہ پھیر</p>
---	--

کہ در ضمن آل چند معنی بود
 کہ مہر کرنا سے بہت فائدے ماں ہوتی ہیں
 زرنج و بلارستگاری دہد
 اور رنج دہلا سے بھی خلاص کرے گا
 کہ تعجیل کار شیاطین بود
 اسواسطے کہ جلدی کرنا شیطانوں کا کام ہے

صبوری بہر حال اولے بود
 مہر کرنا بہر حال میں بہتر ہے
 صبوری ترا کامگاری دھد
 مہر کرنا تجکو ب مقصد دے گا
 صبوری کنی گر ترا دیں بود
 اگر تو دیندار ہے تو صبر اختیار کر

در صفت راستی

بچ تعریف بچ کے

شود دولت ہمدم و بختیار
 تو دولت تیری دوست اور مددگار رہے گی
 کہ از راستی نام گرد و بلیند
 اسواسطے کہ بچ سے آدمی نام بلند ہوتا ہے
 ز تار یکی جہل گیری کنار
 جہان کے اندھیرے سے دور رہے گا
 کہ دار و فضیلت ہیں برسیار
 اسواسطے کہ داہنے کو ماں پر فضیلت ہے

دلاراستی گر کنی اختیار
 اسے دل اگر تو بچ کو اختیار کرے گا
 نہ بچید سر از راستی ہوشمند
 جو ہوشمند ہے بچ سے سر نہیں پھیرتا
 دم از راستی گر زنی مسح وار
 اگر بچ بولنا اختیار کرے گا تو مثل مسح کے
 مزن دم بجز راستی نہ ہوسا
 سوائے بچ بولنے کے کچھ کام نہ کر

<p>کہ اسلام را شکر اوزیورست اور دینداری کی رونق شکر ہی سے ہے بدست آوری دولت جاوداں تو تجھ کو دولت بے زوال حاصل ہوگی</p>	<p>وے گفتن شکر اولی ترست بے شبہ شکر کرنا بہت خوب ہے گرازشکر ایزد نہ بندی زباں اگر شکر خدا کا موقت نہ کرے گا</p>
---	---

در بیان صبر

پنج بیان صبر کے

<p>بدست آوری دولت پائدار تو دولت پائدار گویا تجھ کو ملے نہ چیند زیں سوی دیں پروراں تو جو دیندار ہیں صبر سے منہ نہیں پھرتے کہ جز صابر ہی نیست مفتاح آل اور ہوا صبر کرنے کے اس دروازہ کی اور کبھی نہیں ہے کہ از عالماں حل شود مشکلات اگر اس میں تنگ ہو تو عالموں سے اس بات کو تحقیق کر لے کشایدہ کشور آرزوست اور ولایت آرزو کی فتح اسی سے ہوتی ہے</p>	<p>تراگر صبوری بود دستیار اگر تجھ کو صبر مددگاری کرے صبوری بود کا پیغمبر راں چونکہ صبر کرنا انبیاء کی عادت ہے صبوری کشاید در کام جاں صبر کرنا کھولتا ہے دروازہ مقصد دل کا صبوری برآرد مراد دولت صبر کرنے سے سب مراد دل کی حاصل ہوتی ہے صبوری کلید در آرزوست صبر کرنا دروازہ آرزو کی کبھی ہے</p>
---	---

در صنعت حق تعالیٰ

قدرت خدا کا بیان

کہ سقشش بود ہیستوں استوار
 کہ جس کی چھت بنیرستون کے قائم ہو
 دروشمہائے فروزندہ ہیں
 اور اُس میں یہ ستارے روشن دیکھ
 یکے دادخواہ ویکے باج خواہ
 ایک فریادی ہے اور ایک محمول لینے والا
 یکے کامران ویکے مستمند
 ایک صاحب مقصد اور ایک عاجز
 یکی سرفراز و یکی خاکسار
 ایک صاحب عزت اور ایک ذلیل
 یکی درپلاس و یکی درحریر
 ایک ٹاٹ پہنے ہوئے اور ایک ٹیٹی کپڑا
 یکے نامراد و یکی کامرگار
 ایک نامراد اور ایک صاحب مقصد

نگہ کن بریں گنبد زرتنگار
 ذرا دیکھ اس آسمان کو
 سراپردہ چرخ گردندہ ہیں
 اور اس آسمان پھرنے والے کو دیکھ
 یکے پاسبان و یکی بادشاہ
 (اس دنیا میں) ایک چوکیدار اور ایک بادشاہ
 یکی شادمان ویکے دردمند
 ایک خوش اور ایک غناک
 یکی باجدار و یکی تابعدار
 ایک محمول دینے والا اور ایک صاحب محنت
 یکی بر حصیر و یکی بر سریر
 ایک بورینے پر اور ایک تخت پر
 یکی بینوا ویکے مالدار
 ایک محتاج اور ایک مالدار

<p>کہ در گلبن راستی خار نیست اس واسطے کہ گلزار راستی میں خار نہیں ہے</p>	<p>ہر از راستی در جہاں کانیست بے نعت بہتر کوئی کام جہاں میں اچھا نہیں ہے</p>
<p>در مذمت کذب بچ بڑائی جھوٹ بولنے کے</p>	
<p>کجا روز محشر شود رشتکار اس کو قیامت میں کیونکر رہائی ہوگی چراغ دلش را نباشد فروغ اُس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے دروغ آدمی را کند بیوقار اور جھوٹ سے آدمی بے وقار ہو جاتا ہے کہ اونہیارد کسے دشمنار اور جھوٹے کو کوئی اچھا نہیں سمجھتا کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار اس واسطے کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے از دم شود نام نیک امی پسر کہ اُس سے نام نیک کم ہو جاتا ہے</p>	<p>کسے را کہ ناراستی گشت کار جس شخص کی عادت جھوٹ بولنے کی ہوگی کسے را کہ گرد زبان دروغ جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے دروغ آدمی را کند شرمسار جھوٹ بولنا آدمی کو ہمیشہ شرمندہ کرتا ہے ز کذاب گیر حسن و مندرحار جھوٹے سے خردمند کنار کرتے ہیں دروغ اے برادر مگو ز بہنہار اے بھائی جھوٹ بولنا ہرگز اختیار نہ کر ز ناراستی نیست کارے بتر جھوٹ بولنے سے کوئی کام خراب نہیں ہو</p>

یکی در غم نان و خرچ عیال

ایک کھانے پینے کے غم میں پھنسا ہوا

یکی رادل آزرده خاطر حزن

ایک آزرده دل خاطر غمناک

یکے در گنہ بردہ عتسے لیسر

ایک نے تمام عمر اپنی گناہ میں گزارنی

یکے خفته در کنج میحنا نہ مست

ایک شراب خانے میں مست پڑا ہو

یکی در رہ کفر ز تار دار

ایک کفر میں گرفتار

یکے مدبر و جابل و شرمسار

ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکی بزدل و سست ترسند جاہل

ایک کچھلا اور سست اور جان کے خون میں

یکی دزد باطن کہ تاشس دبیر

ایک دل میں چور ہے اور برائے نام منشی

یکے رابروں رفت ز اندازہ مال

ایک کے پاس حد سے زیادہ مال

یکی چون گل از خرمی خندہ زن

ایک پھول کی طرح شگفتگی سے خوش

یکی بستہ از بہر طاعت کم

ایک عبادت خدا میں مستند

یکے راشب و روز مصحف بدست

ایک رات دن تلاوت قرآن کر رہا ہو

یکی بردر شرع مسمار دار

ایک شریعت پر مستند اور قائم

یکے مقبل و عالم و ہوشیار

ایک صاحب اقبال اور عالم اور ہوشیار

یکے غازی و چابک و پہلوال

ایک جہاد کرنے والا اور چالاک اور پہلوان

یکی کاتب اہل دیانت ضمیر

ایک کھنے والا دیندار

یکے رابعتا ویکے رافنا

ایک زندہ اور ایک مُردہ

یکے سال خورد ویکے لوجواں

ایک بڑھا اور ایک جوان

یکے دردعا ویکے دردعا

ایک دعا کرتا ہے اور ایک دعا

یکے غرق در بحر فسق و فساد

ایک ڈوبا ہوا گناہوں کے دریا میں

یکے بردبار ویکے جستجوئی

ایک صبر کرنے والا اور ایک لڑنیوالا

یکے در مشقت ویکے کامیاب

ایک مشقت میں ایک مقصدور

یکے در کمند حوادثِ اسیر

ایک کند آفات میں گرفتار

یکے باعسم وریح و محنتِ ندیم

ایک غم اور ریح و محنت میں مبتلا

یکے در عننا ویکے در عننا

ایک تو نگر میں اور ایک بیخ میں

یکے تندرست ویکے ناتواں

ایک تندرست اور ایک ناتواں

یکے در صواب ویکے در خطا

ایک اچھی بات میں اور ایک بُری بات میں

یکے نیک کردار و نیک اعتقاد

ایک کے اچھے کام اور اچھے اعتقاد

یکے نیک خلق ویکے تند خوئی

ایک صاحبِ مروت اور ایک بد خو

یکے در تنگم ویکے در عذاب

ایک راحت میں ایک ریخ میں

یکے در جہانِ جلالتِ امیر

ایک جہانِ بزرگی میں سردار

یکے در گلستانِ راحتِ مقیم

ایک باغِ راحت میں رہنے والا

بسا ماہر و بیانِ نوحا ستہ

بہت سے خوبصورت نوحا جوان

بسا نامدار و بسا کامگار

بہت سے نامور اور بہت سے مقصدور

کہ گردنِ سپیرا ہن عمر چاک

کہ ان سب نے جائز عمر چاک کیا

چنانچہ حسنِ عمر شاں شد بباد

اس قدر اپنی عمر کو انہوں نے برباد کیا

منہ دل بریں منزلِ جانستماں

اس دنیا کے ساتھ ہرگز محبت نہ کر کہ یہ جان کی دشمنی

منہ دل بریں کاخِ خسرم ہوا

اس محل پر کہ جس کی ظاہر میں ہوا خوش بو اور سچی لالہاں ہیں

ثباتی ندارد و جہاں اسے سپر

یہ جہاں کچھ پائدار نہیں ہے اسے مزید

مکن تیکہ بر ملک و فرماندہی

ملک اور حکومت پر بھروسہ نہ کر

بسا نوحا و بیانِ آراستہ

بہت سے نئے دولہا آراستہ

بسا سرفرد و بسا گلزار

بہت سے سرفرد اور بہت سے خوبصورت

کشیدند سر در گریبانِ خاک

اور گریبانِ خاک میں سر ڈالا کرتے

کہ ہرگز کسی زانِ نشانی نداد

کہ کوئی ان کا نام و نشان بھی نہیں جانتا

کہ درومی نہ بینی دلِ شادماں

اور اس میں کوئی کبھی خوش دل نہیں رہا

کہ می بار و داز آسمانش بلا

کہ اس آسمان سے ہمیشہ بلا ہی نازل ہوا کرتی ہے

بغفلتِ عمر سرد رو سے بسر

پھر اپنی عمر غفلت میں بسر نہ کر

کہ ناگہ چو فرماں رسد جاندا ہی

کہ یہاں تک حکمِ الہی آئیگا تو جان دیا پڑے گی

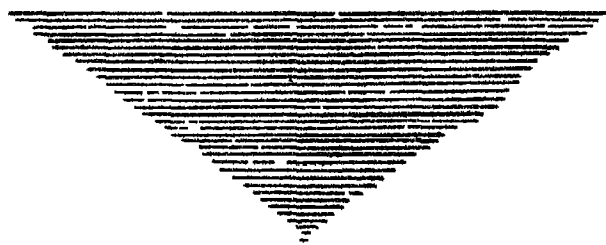
در منع امید از مخلوقات

بچ بیان مخلوقات سے امید نہ رکھنے کے

کہ ناگہ زجانت بر آرد مار
 کہ یہ تجھ ناگاہ ہلاک کر ڈالے
 کہ شاید ز نصرت نیانی مدد
 کہ شاید اس کی مدد سے فقیاب نہو
 کہ پیش از تو بود دست بعد از تو ہم
 کہ تجھ سے پہلے بھی لوگوں کے پاس تھا اور بعد تیر بھی رہیگا
 مہنی روید از تخم بد بار نیک
 اس لئے کہ بڑے بچ سے اچھا پھل نہیں آتا
 بسا پہلوانان کشور ستاں
 بہت سے پہلوان ولایت کے لینے والے
 بسا شیر مردان شمشیر زن
 بہت سے ہمسور تلوار مارنے والے
 بسا نازنینان خورشید خد
 بہت سے نازنین خورشید کا سا رخسارہ والے

ازیں پس ممکن تکمیل بر روزگار
 بہتر ہے کہ بھروسہ نہ کرے نہ کر
 ممکن تکمیل بر شکر بے عدد
 نہ کر بھروسہ بہت لشکر پر
 ممکن تکمیل بر ملک و جاہ و چشم
 نہ کر بھروسہ ملک اور مرتبے اور فرج پر
 ممکن بد کہ بد بینی از یار نیک
 کسی کی بڑائی نہ کر و نہ جوڑ اچھا یار ہو گادہ بھی تجھ سے بدی کہیگا
 بسا بادشاہان سلطان نشاں
 بہت سے بادشاہ صاحب غلبہ ہوئے ہیں
 بسا تند گردان لشکر شکن
 بہت سے پہلوان لشکر کے شکست دینے والے
 بسا ماہرویان شمشاد دست
 بہت سے خوبصورت سردست

چرخ تنگین چرخ ابر	زرد هجر او دارم احالت ^۲ خاطر
چرخ دیرین چرخ بکتر	ترا مهر و مه انداز جان چاکر ^۲ بنده
چه آبی چه فون ^۲ بی سر	ز زلفانت شده پیدای آفت ^۲ فتنه
چه س گلرخ ^۲ چه باهر	ز حق لطفی میخواند اساقی ^۲ باد



<p>زستعدی ہیں یک سخن یاد دار اور سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ</p>	<p>متہ دل بریں دیر ناپا نندار اس تجانا ناپا نندار سے ہرگز محبت نہ رکھ</p>
--	---

امتحان اطفال ذکی بخواندن این غزل مشتمل بر صنائع لفظی

<p>چہ م م جانہا چہ ودشکر ازیم مؤن مرادست و از دال دلبر ۱۲</p> <p>چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور</p> <p>چہ ن ن شہلا چہ چ چ کوثر</p> <p>چہ غ غ گویا چہ ج ج کافر</p> <p>چہ س س مشکیں چہ ن ن عنبر</p>	<p>زمن بردند صبر و دل مؤنس دلبر ہندہ ارایکے پاید خواند و ہندہ ۲۲ را دوم ۱۳</p> <p>دلہ بردند جانم ہم اقامت عارض</p> <p>بود چشم و دہاں او انزگن چشمہ</p> <p>دہان و چشم آں مہ و اغنچہ جادو</p> <p>خط و خال نگارنش اسنبل نقطہ</p>
--	---

خاتمة الطبع

الحمد لله العلي العظيم والصلوة والسلام على نبيه الكريم وعلى آله وصحبه
 ذوی المجد و التعظیم - اما بعد درین ایام نیک فرجام کتاب سعادت
 نصاب بنظیر و بے ہمتا مستثنیہ بہ کریما مصنفہ شیخ نامدار
 و استاذ بزرگوار حضرت مصلح الدین سعید شیرازی رحمۃ
 اللہ علیہ با ترجمہ اردو و کھن نتظ نام جناب علی بھائی
 و شرف علی ایڈیٹر پنی لمیٹڈ مالکان مطبع محمدی و تاجران کتب ہفت
 شدہ مطبع محمدی واقع بمجاؤل گنپور در روڈ طحلیہ بن طبع در کشیدہ
 از دکان نمبر ۳۳ واقع ابراہیم رحمت اللہ وڈ شائع گردید